خواجہ سید عبدالصَّمد، چشتی، سَہسوانی

یٰسٓ اختر مصباحی
دارُالقلم، دہلی

حافظِ بخاری، خواجہ سید عبدالصَّمد، چشتی، مَودودی، سَہسُوانی (ولادت ۱۲۶۹ھ/۱۸۵۳ء۔ وصال ۱۷ر جمادیٰ الاخریٰ ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)

تاجُ الفحول، مولانا عبدالقادر، عثمانی، قادری، بدایونی کے ارشدِ تلامذہ میں تھے۔

بریلی میں ایک بار، اکابر عُلماے اہلِ سُنَّت کی ایک خصوصی نشست ہوئی تھی جس میں، سَوادِ اعظم اہل سُنَّت و جماعت کے اُہم امور و مسائل، زیرِ بحث آئے۔ تنظیمی اُمور پر تبادلۂ خیال ہوا، اِصلاحِ ندوہ پر خصوصی گفتگو ہوئی۔ غور وخوض کے بعد ''مجلسِ عُلماے اہلِ سُنَّت'' کی تشکیل ہوئی۔

حضرت مولانا عبدالقادر، بدایونی و حضرت مولانا احمد رضا، قادری برکاتی، بریلوی اور اس نشست میں موجود دیگر مشاہیر عُلماے اہلِ سُنَّت نے متفقہ طور پر

حضرت حافظِ بخاری کو ''مجلسِ عُلماے اہلِ سُنَّت'' کا صدر، منتخب کیا۔

استاذِ گرامی، حافظِ مِلَّت، مولانا الشَّاہ عبدالعزیز، مرادآبادی، محدِّث مبارک پوری (وصال ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) بانیِ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور کی زبانی، بارہا، یہ سنا گیا کہ:

''حافظِ بخاری، سید شاہ عبدالصَّمد، صحیح بخاری کے ایسے حافظ تھے کہ:
وہ، چاہتے، تو، شبینہ کی طرح، پوری صحیح بخاری، سنا سکتے تھے۔''

آپ کے فرزند و تلمیذ، مولانا سید مصباحُ الحسن، چشتی، مودودی (ولادت ۱۳۰۴ھ۔ وصال ۱۳۸۴ھ) پھپھوند شریف (ضلع اٹاوہ۔ یوپی) بھی، بڑے عالم و فاضل اور مَرجِعِ خلق آگاہ تھے۔ اور عُلما و مشائخِ اہلِ سُنَّت کے درمیان، محبوب و معزَّز و مکرَّم تھے۔

حافظِ بخاری نے مدرسہ قادریہ، بدایوں میں سَیفُ اللہِ المُسلُول، علاَّمہ فضلِ رسول، بدایونی و تاجُ الفحول، مولانا عبدالقادر، بدایونی کے علاوہ، مولانا نوراحمد، بدایونی تلمیذِ علاَّمہ فضلِ حق خیرآبادی سے بھی تحصیلِ علم کی۔ آپ نے متعدد کتابیں لکھیں۔

بیعت و اِرادت، شیخ المشائخ، حافظ سید محمد اسلم، چشتی، خیرآبادی سے تھی۔

مولانا محمود احمد، قادری، رفاقتی، مظفرپوری آپ کے تعارف و تذکرہ میں لکھتے ہیں:

''۱۴ر شعبان المعظم، بروز جمعہ ۱۲۶۹ھ موافق جنوری ۱۸۵۳ء اپنے آبائی مکان محلّہ محی الدین پور، سَہسوان (موجودہ ضلع بدایوں کا تاریخی مقام) میں پیدا ہوئے۔

نسبی علاقہ، قطب المشائخ، حضرت خواجہ ابو یوسف مودود چشتی سے ہے۔

اپنے خالہ زاد بھائی، حضرت مولانا حکیم سخاوت حُسین سے تعلیم، شروع کی۔

سات (۷) برس کی عمر میں، حفظِ قرآن سے فراغت پائی۔

گیارہ (۱۱) برس کی عمر میں، صَرف و نَحو اور علومِ شرعیہ کی تعلیم، متوسِّطات تک پانے کے بعد تاجُ الفحول، حضرت مولانا شاہ عبدالقادر (بدایونی) قُدِّسَ سِرُّہٗ کے حلقۂ درس میں شریک ہوئے۔ اور علوم و فنون کی تکمیل کی۔

حضرت سَیفُ اللہِ المُسلُول (علاَّمہ فضلِ رسول، بدایونی) اور حضرت مولانا شاہ، نوراحمد (بدایونی۔ تلمیذِ علاَّمہ فضلِ حق، خیرآبادی) قُدِّسَ سِرُّھُمَا سے بھی، اِستفادہ کیا۔

فراغت کے بعد، تدریس کا آغاز بھی، مدرسہ قادریہ (بدایوں) میں کیا۔

اِسی دَوران، بغیر کسی علم و اطلاع کے، حَرمین طیبین، حاضر ہوئے۔ اور مدینہ طیبہ میں حضرت شیخ سید مبارک کی خدمت میں، نَو (۹) ماہ، قیام کر کے، بخاری و مسلم سنائی اور کتبِ احادیث کا درس لیا۔

حضرت سید مبارک نے سلسلۂ عالیہ قادریہ، چشتیہ کی ۷ر شوال ۱۲۸۴ھ کو، سندِ اجازت، عطا فرمائی۔

مدینہ طیبہ سے واپسی کے بعد، مدرسہ قادریہ (بدایوں) میں قیام کر کے، درس و تدریس میں مصروف رہے۔ اسی زمانہ میں مشہور غیر مقلِّد عالم، مولوی امیر حَسَن، سَہسوانی نے طبقۂ اَرض کے ہر حصے میں، سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مثیل کا فتنہ، پیدا کیا۔

اور امکانِ نظیرِ محمدی کے ساتھ، اِمکانِ کذبِ باری تعالیٰ کے قائل ہو گئے۔

اور اپنے شاگرد مولوی تراب علی کے نام سے اِمکانِ نظیر اور اِمکانِ کذب کی صحت و جواز میں ''اِفاداتِ تُرابیہ'' لکھ کر شائع کی۔

آپ نے اس کے جواب و رَد میں مدلَّل کتاب ''اِفاداتِ صمدیہ'' لکھی، جو ۱۲۸۵ھ میں چھپ کر شائع ہوئی۔ اور ۱۲۸۶ھ میں عید کے دن، مولوی امیر حَسَن، سَہسوانی سے اسی موضوع پر مباحثہ کیا اور ہزارہا اَفراد کے مجمع میں، مولوی امیر حَسَن کو، لاجواب کیا۔

اُس وقت، آپ کی عمر، سترہ (۱۷) برس کی تھی۔

مسئلۂ مذکورہ پر ۱۲۸۸ھ میں شیخوپور ضلع بدایوں میں، تاجُ الفحول، مولانا شاہ عبدالقادر، بدایونی اور مولوی امیر حَسَن، سَہسوانی کے درمیان، مناظرہ ہوا۔ اور مؤخّرُ الذکر کو شکستِ فاش ہوئی۔

حضرت مولانا سید عبدالصَّمد، چشتی، مَودودی، سَہسوانی، ایک بار علاقۂ گونڈہ (اتر پردیش) میں تشریف لے گئے۔ جہاں، میر فاروق علی، پھپھوندوی سے آپ کی ملاقات ہوئی۔

جو، آپ کے وَرع وتقویٰ سے متأثر ہوکر، مُرید ہوگئے۔

اور انھیں کی درخواست پر آپ، پھپھوند (ضلع اٹاوہ، اتر پردیش) تشریف لائے۔

پھپھوند کے زمانۂ قیام میں آپ نے رَدِّ شیعیت پر، خاص توجہ فرمائی۔ کیوں کہ:

یہاں کی آبادی کا بڑا حصہ، نوابینِ اودھ کے زیر اثر، شیعہ ہو چکا تھا۔

آپ کی مساعیِ جمیلہ سے شیعیت کا زور، ٹوٹ گیا۔

ندوۃُ العلما کی اصلاح کے لئے قائم ''مجلسِ عُلمائے اہلِ سنت'' کے آپ مستقل صدر تھے۔

اس موضوع پر، مولانا محمد علی، مونگیری سے آپ کی طویل مُراسلت رہی۔

گیارہ (۱۱) برس کی عمر میں، اپنے خالہ زاد بھائی، حکیم سخاوت حسین، انصاری کی رہنمائی میں حضرت مولانا شاہ محمد اسلم، خیرآبادی سے سلسلۂ عالیہ چشتیہ میں، مُرید ہوئے۔

اور اُنیس (۱۹) برس کی عمر میں، آپ کو، اجازت وخلافت، حاصل ہوئی۔

جمادیٰ الاخریٰ ۱۳۲۳ھ میں، آپ نے جامع مسجد شمسی، بدایوں میں، وعظ فرمایا جو، آپ کا آخری وعظ تھا۔ وعظ میں اندازِ بیان واِستدلال، حضرت تاج الفحول کی طرح تھا۔

کبھی کبھی، آپ کا وعظ سن کر، لوگوں کو اِس کا دھوکہ ہو جاتا کہ حضرت تاجُ الفحول، وعظ وبیان فرما رہے ہیں۔ مذکورہ وعظ، جمادیٰ الاخریٰ (۱۳۲۳ھ) کے پہلے ہفتہ میں ہوا تھا۔

ایک محفلِ میلاد میں شرکت کے لئے بدایوں سے پھپھوند آئے۔ ۱۸ر جمادیٰ الاخری ۱۳۲۳ھ کو، اٹاوہ میں محفلِ میلاد شریف ہونے والی تھی۔ آپ کے ساتھ، حکیم مومن سجاد بھی تھے۔

پھپھوند اسٹیشن پر، اچانک حالت، غیر ہوئی۔ کسی طرح، آپ کو قصہ پھپھوند لایا گیا۔

۱۷ر جمادیٰ الاخریٰ کا، دن گذار کر، گیارہ بجے شب، آپ، واصل بحق ہوگئے۔

۱۸ر جمادیٰ الاخریٰ ۱۳۲۳ھ کو تجہیز وتکفین ہوئی۔

آپ کی تصانیف، یہ ہیں: حَقُّ الْیَقِیْن فِی مَبْحثِ اَعْلیٰ النَّبِیّن۔ نَصْرُ السُّنِّیّن عَلٰی اَحْزَابِ الْمُبْتَدِعِیْن۔ اِفادات صَمدیہ۔ طَوَارِق صَمدیہ۔ اِرغامُ الشَّیْطین۔ وغیرہ۔

یہاں، یہ بات قابل ذکر ہے کہ صحیح بخاری مکمل مع رُواۃ، زبانی یاد تھی۔ اور حصن حصین بھی زبانی، یاد تھی۔ (ملخصاً۔ ص ۱۲۸ تا ص ۱۳۰۔ ''تذکرۂ عُلمائے اہلِ سنّت''۔ مؤلّفہ مولانا محمود احمد، قادری، رفاقتی)

حضرت مولانا سید مصباحُ الحسن، چشتی، پھپھوندوی (ولادت ۷ر جمادیٰ الاولیٰ ۱۳۰۴ھ پھپھوند شریف۔ وصال ۱۱ر رمضان ۱۳۸۴ھ) حضرت حافظِ بخاری کے فرزندِ اَرجمند تھے۔

مولانا حافظ، اخلاق حسین سے آپ نے قرآن شریف پڑھا۔ یہ حافظ، اخلاق حسین حضرت حافظِ بخاری کے جاں نثار مُرید، اور خواجہ الطاف حسین حالؔی (متوفی ۱۹۱۴ھ) کے بیٹے تھے۔ حافظ اخلاق حسین، قصبہ پھپھوند شریف کی خانقاہِ صمدیہ کے اندر

اپنے مُرشدِ طریقت، حضرت حافظِ بخاری دکے مزار شریف کے قریب، مدفون ہیں۔

حضرت مولانا سید شاہ، مصباحُ الحسن، چشتی، پھپھوندوی کے تعارف وتذکرہ میں مولانا محمود احمد، قادری، رفاقتی، مظفر پوری تحریر کرتے ہیں کہ:

''شرحِ وقایہ، مُلّا حسن، نورُ الانوار، والد ماجد سے پڑھیں۔

صفر ۱۳۲۳ھ میں جون پور جا کر، استاذ العلما، حضرت علّامہ ہدایت اللہ خاں، قادری، رام پوری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ (تلمیذِ علّامہ فضلِ حق، خیرآبادی) سے کامل تین سال، اِکتسابِ فیض کیا۔

۱۳۲۶ھ میں، حضرت مولانا شاہ وصی احمد، محدّث سورتی قُدِّسَ سِرُّہ سے حدیث کا دَور کیا اور صحاحِ ستّہ کی سند، حاصل کی۔

والد ماجد کے شاگرد ومُرید، مولانا حکیم مومن سجاد سے ''عَوارِفُ الْمَعَارِف'' کا درس لیا۔

۱۳۲۸ھ میں علومِ ظاہری سے فراغ پایا۔ والدِ ماجد (حضرت حافظِ بخاری) سے مُرید ہوئے۔

۱۳۲۳ھ میں، والد ماجد کے انتقال کے بعد، آپ کے ارشاد کے بموجب آپ کے جانشیں ہوئے۔

حضرت شاہ، یار محمد صاحب بختیاری (از اَولاد اَمجادِ قطبُ الاقطاب، حضرت خواجہ قطب الدین بختیاری کاکی، دہلوی۔ ومُرید وخلیفۂ حضرت شاہ الہٰ بخش، تونسوی)

اور حضرت شاہ امتیاز احمد، خیرآبادی، سجادہ نشین درگاہ حافظیہ خیرآباد شریف نے اجازتیں اور خلافتیں دیں۔

۱۳۶۸ھ میں، رمضان المبارک، شوال، ذوالقعدہ تین ماہ، مدینہ منورہ میں حاضر ومقیم رہے۔

حضرت مولانا شاہ علی حسین، خیرآبادی قُدِّسَ سِرُّہٗ سے سندِ حدیث، حاصل کی۔

مطالعہ کا خاص ذوق تھا۔ والد ماجد کے فراہم کردہ کتب خانہ میں اضافہ، اسی ذوق کا نتیجہ تھا۔

ہر کتاب پر صحتِ اَغلاط، ضروری حواشی، اور تشریح وتوضیح اور یادداشت، موجود ہے۔

.....آپ کو، فرقۂ ضالّہ دیوبندی، وہابی، شیعہ، قادیانی سے سخت نفرت تھی۔

تصلُّب فی الدین میں، بزرگ اور نامور والدِ محترم کے قدم بہ قدم تھے۔

قومی وملکی خدمات میں آپ نے عظیم کارنامے انجام دیے۔

کاکوری کیس کے امیر آپ ہی تھے۔ حضرت مولانا حسرتؔ موہانی، حضرت مولانا شاہ عبدالقدیر، بدایونی سے خصوصی تعلقات وروابط تھے۔

مصباحؔ تخلص فرماتے تھے۔ کلام، عربی، فارسی، اردو، تینوں زبانوں میں ہے۔ سوز وگداز بلندی، رَوانی، خصوصیتِ کلام ہے۔

راقمِ سطور نے اپنی کتاب، بنام ''فریدِ عصر، مولانا سید مصباحُ الحسن، رَحْمَۃُاللّٰہ'' میں (نمونۂ کلام) درج کر دیا ہے۔'' (ص ۲۲۷ تا ص ۲۲۹۔ تذکرۂ عُلمائے اہلِ سنّت۔ مؤلّفہ مولانا محمود احمد، قادری، رفاقتی، مطبوعہ کان پور۔ ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء)

○○○